علمِ غیب

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزمِ عشاق

جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

نیو پٹھان والا، جھنگ روڈ، فیصل آباد، موبائل نمبر 0300 666 17 55

﴿ علم غیب ﴾

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

اما بعد

فاعوذبالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

الصلوة والسلام علیك یاسیدی یا رسول الله

وعلی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب الله

محترم قارئین کرام! قرآن پاک میں غیب کس کو کہتے ہیں۔قرآن پاک کی اصطلاح میں اس لفظ کے استعمال کے دو پہلو ہیں۔اجمالی' تفصیلی۔اجمالا کا اطلاع ان امور پر ہوتا ہے جن کا علم انسان اپنے علم کے عام' طبعی اور فطری ذریعوں سے حاصل نہیں کر سکتا۔علم انسانی کے طبعی ذریعے وجدان' حواس' عقل وغیرہ ہیں یعنی ان اشیاء کا علم جو انسان کے ظاہری اور باطنی حواس اور دماغی قوئی کی نگاہ کے سامنے سے غائب ہیں یعنی غیب اس غیبی طریقہ علم کا نام ہے جو عام انسانوں کو نہیں ملا۔

تفصیلی حیثیت سے قران پاک میں غیب کا اطلاع چار چیزوں پر ہوا ہے۔زمانہ ماضی کے واقعات' مستقبل کے واقعات' زمانہ حال کی وہ چیزیں جنکا علم انسان کو حواس خمسہ اور عقل کی محدود طاقت سے نہیں ہو سکتا اور وہ امور جو غیر مادی ہونے کی وجہ سے ہماری حواس وعقل کے تنگ دائرہ علم سے قطعاً باہر ہیں۔پیغمبر کو اللہ تعالیٰ غیب کی جن باتوں سے آگاہ کرتا ہے وہ ان چاروں قسم کے امور غیب ہوتے ہیں۔حواس صرف مادیات کو دریافت کرتے ہیں۔دماغی قوئی مادیات سے بلند ذہنیات اور عقلیات کو اور ملکۂ نبوت بہت اونچا جاتا ہے۔وہ ذہنیات اور عقلیات سے بلند تر حقائق غیبیات دریافت کرتا ہے۔اس ذریعہ علم میں غور وبحث اور منطقیانہ فکرونظر اور ترتیب مقدمات کی ضرورت نہیں پڑتی۔

انبیاء کرام میں منشائے ایزدی جاننے کی قوت بھی ودیعت کردی جاتی ہے۔علم غیب کی دو اقسام ہیں۔پہلی وہ قسم ہے جس پر کوئی دلیل قائم ہو سکے۔دوسری وہ قسم ہے جس کو دلیل سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔

قرآن کریم سے دلائل

☆ ''اور اللہ تعالیٰ نے آدام علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھائے پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کیں'' (سورۃ بقرہ)۔''حضرت آدم علیہ السلام کو ہر چیز کا علم دیا گیا۔ان کے خواص بتائے گئے۔عقلی' حسی' خیالی اور وہمی چیزوں کا علم الہام فرمایا اور یہ سب غیب تھا''۔

☆ ''وہ کون ہے جو اس کے ہاں شفاعت کرے بغیر اس کے حکم کے' جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور پیچھے ہے'' (سورۃ نساء)۔محبوب کریم ﷺ مخلوق کے اولیٰ معاملات اور مخلوق کے بعد قیامت تک کے احوال جانتے ہیں (تفسیر نیشاپوری)۔محبوب کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے مخلوقات کو پیدا کرنے

سے پہلے کے واقعات اور ان کے پیچھے کے حالات یعنی قیامت کے حالات بھی جانتے ہیں (تفسیر روح البیان)۔ یوں بھی خیال کیا جائے تو یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ شفیع کے لئے ضروری ہے کہ گناہگاروں کے تمام حالات سے کماحقہٗ آگاہ ہوتا کہ نااہل کی سفارش نہ ہو جائے اور مستحق سفارش محروم نہ رہ جائیں یعنی شفاعت کبریٰ کے لئے علم غیب لازم ہے۔

☆ ''اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تم کو علم غیب دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جس کو چاہتا ہے'' (سورۃ آل عمران)۔ لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔ پس ان کو خبردار کرتا ہے بعض علم غیب پر (تفسیر خازن)۔ باتوں کا بطریق غائب جان لینا انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصیت ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے پس ان کو غیب پر مطلع کرتا ہے (تفسیر کبیر)۔

☆ ''اور تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے'' (سورۃ نساء)۔ یعنی احکام اور علم غیب (تفسیر کبیر)۔ اللہ تعالیٰ نے محبوب کریم ﷺ کو سب بھیدوں سے مطلع فرمایا اور ان کی حقیقتوں پر واقف کیا (تفسیر خازن)۔ آپ کو چھپی چیزوں کا علم دیا اور دلوں کے راز پر مطلع فرمایا (تفسیر مدارک)۔ اس سے مراد علم ماکان و مایکون ہے (تفسیر حسینی)۔

☆ ''اور ہم نے اس کتاب میں کچھ نہ اٹھا رکھا''۔ اس کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے (تفسیر انوار التنزیل)۔ اس کتاب میں مخلوقات میں سے کسی کے ذکر کو نہ چھوڑا اور اس ذکر کو وہ دیکھ سکتے ہیں جن کی معرفت کے انوار سے تائید کی گئی ہے (تفسیر عرائس البیان)۔

☆ ''اور نہیں ہے کوئی خشک و تر جو روشن کتاب میں نہ لکھا ہو'' (سورۃ انعام)۔

☆ ''اور ہم نے تم پر قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے'' (سورۃ نحل)۔ یعنی ایسی کوئی چیز نہیں کہ قرآن یا لوح محفوظ میں نہ ہو۔

☆ ''رحمان نے انسان کو پیدا فرمایا اور (اگلی اور پچھلی ساری باتوں کا) بیان سکھا دیا'' (سورۃ رحمٰن)۔ انسان سے مراد محمد ﷺ ہیں اور بیان سے مراد اگلی اور پچھلی باتوں کا علم ہے (تفسیر معالم التنزیل)۔ انسان سے مراد محمد ﷺ ہیں ان کو اگلے اور پچھلے امور کا بیان سکھا دیا (تفسیر خازن)۔ محمد ﷺ کو رب نے اپنی ربوبیت کے جملہ بھید سکھا دیئے (تفسیر روح البیان)۔ وجود محمد ﷺ را بیا موازنید بیان آنچہ بود و ہست و باشد (تفسیر حسینی)۔ یہاں تک ماکان و مایکون کا مذکور ہے جو صرف بیان کے لئے ہے ایک عجیب لطیف اشارہ میں اس سے بہت بلند مقام علم غیب کی طرف توجہ کرائی گئی ہے۔ فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ ''وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی''۔ تمام علوم و معارف و حقائق و بشارات و اخبارات و آثار و کرامت و کمالات دراحیط ایں ابہام داخل است (مدارج النبوت)۔ اس ابہام میں علوم غیبیہ کی کثرت اور عظمت پر دلیل ہے۔

☆ حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ میں قرآن پاک فرماتا ہے۔وعلمنٰہ من لدنا علما ''اور حضرت خضر علیہ السلام کو ہم نے اپنے علم غیب سے سکھایا''۔

☆ ''اور اسی طرح ہم دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی''۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر آسمان کھول دیئے گئے یہاں تک کہ انہوں نے عرش و کرسی اور جو کچھ آسمانوں میں ہے دیکھ لیا پھر آپ کے لئے زمین کھولی گئی یہاں تک کہ انہوں نے ان عجائبات کو دیکھا جو زمینوں میں ہیں (تفسیر خازن)۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ساتوں آسمان کھولے گئے اور انہوں نے وہاں کا سب کچھ دیکھ لیا یہاں تک کہ ان کی نظر عرش پر پہنچ گئی پھر ان کے لئے ساتوں زمینیں کھولی گئیں اور انہوں نے وہ سب چیزیں دیکھ لیں جو زمینوں میں ہیں (تفسیر مدارک)۔عجائب و بدائع آسمان اور زمین ہا از دردہ عرش تحت الثریٰ بروے منکشف ساختہ (تفسیر روح البیان)۔حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کھلی و پوشیدہ تمام چیزیں کھل گئیں (تفسیر ابن جریر)۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔''میں تمہیں غلہ کے بارے میں گزشتہ اور آئندہ سارے حالات بتا سکتا ہوں'' (سورۃ یوسف)۔پھر فرماتے ہیں ذلکما مما علمنی ربی ''یہ تو میرے علم کا کچھ حصہ ہے''۔اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''میں تمہیں بتا سکتا ہوں جو کچھ تم اپنے گھروں میں کھاتے ہو اور جو کچھ جمع کرتے ہو'' (سورۃ آل عمران)۔

☆ اللہ تعالیٰ محبوب کریم ﷺ کو خطاب فرماتے ہیں۔یاایھا النبی۔نبی کے معنی ہیں خبر دینے والا۔ نبوت کے ثبوت میں علم غیب ایک لازمی جزو ہے اور خصائص نبوت سے ہے اس لئے خبر دینے والے سے مراد غیب کی خبریں دینے والا ہے تا کہ ان کی نبوت پر دلیل پکڑی جائے۔

علم غیب نبوت کا خاصہ ہے

النبوۃ ما خوذۃ من النباء بمعنی الخبر ای اطلعه الله علی الغیب ''نبوت بنائے مشتق ہے جس کے معنی ہیں خبر یعنی اللہ نے ان کو غیب پر خبردار فرمایا'' (امام قسطلانی)۔یہاں تک انبیاء کرام علیہم السلام کے علم غیب کا ذکر ہے کہ تھا یا نہیں تھا یا کسی قدر تھا کے متعلق قرآن کریم کے چند ثبوت پیش کئے گئے ہیں۔اب احادیث اس ضمن میں پیش کی جاتی ہیں

دلائل از احادیث

☆ ''اللہ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی پس میں نے اس کے مغربوں اور مشرقوں کو دیکھ لیا'' (مشکوۃ شریف)۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت ہمارے سینہ پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے قلب میں پائی۔پس تمام زمینوں اور آسمانوں کی چیزوں کو ہم نے پہچان لیا'' (مشکوۃ شریف)

☆ ''پس ہمارے لئے ہر چیز ظاہر ہوگئی اور ہم نے پہچان لی'' (مشکوٰۃ' بروایت ترمذی)۔

☆ ''مالک دو جہاں ﷺ نے ہم کو ابتدائے پیدائش کی خبر دی یہاں تک کہ جنتی لوگ اپنی منزلوں میں پہنچ گئے اور جہنمی اپنی منزلوں میں'' (بخاری)۔

☆ ''جان رحمت ﷺ نے اس جگہ قیامت تک کی خبر دی اور کوئی چیز نہ چھوڑی مگر اس کی خبر دے دی'' (مشکوٰۃ' بخاری' مسلم)۔

☆ ''اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے ساری دنیا کو پیش فرما دیا پس ہم نے اس دنیا کو اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس طرح دیکھ رہے ہیں جس طرح اپنے اس ہاتھ کو'' (شرح مواہب لدنیہ)۔

☆ رحمت دو جہاں ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے پس قیامت کا ذکر فرمایا کہ جو شخص کچھ پوچھنا چاہے پوچھ لے۔ خدا کی قسم! جب تک ہم منبر پر ہیں تم کوئی بات ہم سے نہ پوچھو گے مگر ہم اس کی خبر دیں گے۔ لوگوں نے سوال پوچھے اور جان کائنات ﷺ بار بار فرماتے رہے۔ پوچھو! پوچھو! (بخاری)۔

☆ رحمت دو جہاں ﷺ نے فتح خیبر کے دن فرمایا۔ ''ہم کل یہ جھنڈا اس کو دیں گے جس کے ہاتھ پر اللہ خیبر فتح فرمائے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے'' (مشکوٰۃ شریف)۔

☆ غزوہ بدر کے واقعات میں مذکور ہے کہ ''جان رحمت ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں شخص کی اور اپنے دست مبارک کو ادھر اُدھر رکھتے تھے۔ راوی نے فرمایا کہ کوئی بھی مقتولین میں سے حضور ﷺ کے ہاتھ کی جگہ سے ذرا بھی نہ ہٹا'' (مسلم' حضرت انس رضی اللہ عنہ)۔

اس کے علاوہ اور بہت سی احادیث صحیحہ پیش کی جا سکتی ہیں لیکن اسی پر کفایت کی گئی ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام عالم شاہ خوباں ﷺ کے سامنے اس طرح ہے جس طرح اپنی کف دست۔ یعنی عالم اجسام' عالم ارواح' عالم امر' عالم امکان' عالم ملائکہ' عرش و فرش' لوح محفوظ پر حضور پُر نور ﷺ کی نظر ہے۔

☆ مثنوی شریف میں مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ' کفار قیدیوں کا واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا۔

بنگرم سر عالمے بینم نہاں
آدم و حوا نروستہ از جہاں
من شمارا وقت ذرات الست
دیدہ ام پا بستہ و منکوس و پست
از حدوث آسمان بے عمد
آنچہ دانستہ بدم افزوں نہ شد

اب دیکھنا یہ ہے کہ انبیاء کرام علم غیب پر کسی کو آگاہ بھی فرماتے ہیں۔

☆ ''اور نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں ہے'' (سورۃ تکویر)۔اس آیت پاک سے دو یا تین امور بتصریح ثابت ہیں۔ پہلی یہ کہ محبوب کریم ﷺ کو علم غیب تھا اور ثانیاً وہ لوگوں کو بھی بتاتے تھے جس کو خود علم نہ ہو بتانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نوٹ: ھو کی ضمیر کے تین احتمال ہیں جس طرح چاہو ترجمہ کرو مدعا ثابت ہے۔

☆ ایک آیت پاک غور طلب ہے ارشاد ہوتا ہے'' بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کس زمین میں مرے گی۔ بے شک اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے۔ یہ پانچ وہ خصوصی غیب ہیں جنکے متعلق علماء کرام کا فیصلہ ہے کہ ذات ربی سے خاص ہیں لیکن مقام غور ہے کہ یہاں بھی ان خاص غیب کی باتوں کو گن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے یعنی جاننے والا اور بتانے والا ہے۔اسی طرح انبیاء کرام جو کچھ جانتے ہیں اس میں سے جس قدر مناسب خیال فرمائیں اور جس کے لئے مناسب خیال فرمائیں بتاتے ہیں اور بتانے میں بخیل نہیں ہیں۔

☆ ایک حدیث شریف اور اس کی تشریح کا بیان بھی یہاں اشد ضروری ہے۔''پس جان لیا میں نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے پس جان لیا میں نے علم اولین اور آخرین کو پس جان لیا میں نے علم ہر چیز کا جو ہو چکی اور جو بات آخر تک ہوگی'' (مشکوۃ شریف)۔

☆ فرمایا محبوب کریم ﷺ نے کہ اللہ کریم نے علم اولین اور آخرین مجھے عطا فرمایا۔ایک تو وہ علم تھا جس کی بابت مجھ سے عہد لیا گیا کہ کسی کو نہ بتاؤں کہ بغیر میرے کوئی اس کی برداشت نہ کر سکے گا۔دوسرا وہ علم جس کی بابت مجھے اختیار دیا گیا کہ جس پر چاہوں ظاہر کروں اور جس سے چاہوں پوشیدہ رکھوں اور تیسرا وہ علم ہے جس کی تبلیغ کا مجھے خاص و عام کے لئے حکم ہوا (حضرت عبدالحق محدث رحمتہ اللہ علیہ مدارج النبوت)۔

☆ وہ علم ہے کہ نبی کریم ﷺ جس کو اہل سمجھتے ہیں کشف فرما دیتے ہیں اور یہی اہل اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم ہیں۔

☆ علم شریعت ہے جس کی تبلیغ کا عمومی حکم ہے۔

اولیاء کرام کا علم غیب

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کا سردار ساریہ رضی اللہ عنہ کو بنا کر بھیجا لشکر نہاوند میں برسر پیکار تھا اور مدینہ منورہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے ہوئے بلند آواز سے پکارے''اے ساریہ پہاڑ کو لو! اے ساریہ پہاڑ کو لو'' یہ علم غیب اولیاء کرام پر دلیل نہیں تو کیا ہے۔

☆ حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جان رحمت ﷺ نے مجھ سے سوال کیا کہ اے حارث! تم نے دن کو کسی حال میں پایا۔ میں نے عرض کیا سچا مومن ہو کر۔فرمایا تمہارے ایمان کی

حقیقت کیا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ (ﷺ)! میں عرش الٰہی کو ظاہر دیکھتا ہوں اور جنت والوں کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے' اور دوزخ والوں کو دوزخ میں شور مچاتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ میرے سامنے آٹھ بہشت اور سات دوزخ ایسے ظاہر ہیں جیسے کافر کے سامنے بت ہر ایک مخلوق کو ایسا پہچانتا ہوں جیسے چکی میں گیہوں۔ چپ رہوں یا کچھ اور کہوں۔ محبوب کریم ﷺ نے میرا منہ پکڑ لیا کہ بس'' (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' علامہ سیوطی جامع کبیر)۔

☆ ''بندہ حالات میں منتقل ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ روحانیت کی صفت پا لیتا ہے پس غیب جانتا ہے'' (شرح مشکوۃ' شیخ ابوعبداللہ شیرازی)۔

☆ ''کامل بندہ چیزوں کی حقیقت پر مطلع ہو جاتا ہے اور اس پر غیب اور غیب الغیب کھل جاتے ہیں'' (مرقاۃ' شرح مشکوۃ)۔

☆ ''پاک وصاف نفس جب بدنی علتوں سے خالی ہو جاتے ہیں تو ترقی کر کے بزم بالا میں مل جاتے ہیں اور ان پر کوئی پردہ باقی نہیں رہتا پس وہ تمام اشیاء کو مثل محسوس وحاضر دیکھتے ہیں خواہ آپ یا فرشتہ کے ذریعہ یا الہام سے'' (مرقاۃ' شرح مشکوۃ)۔

☆ ''اطلاع بر لوح محفوظ ودیدن نقوش از بعض اولیاء بتواتر منقول است'' (شاہ عبدالعزیز' تفسیر عزیزی)۔

☆ ''نفس کلیہ بجائے جسد عارف می شور وذات عارف بجائے ارواح ہمہ عالم بعلم حضوری می بیند'' (شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ)۔

☆ جائز ہے کہ خاص خاص حضرات کسی معاملہ یا فیصلہ میں غیب جان لیں جیسا کہ بہت سے اولیاء اللہ سے واقع ہوا'' (امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)۔

☆ ''کامل بندہ کا اللہ کے غیبوں پر مطلع ہونا عجیب بات نہیں'' (ازقانی شرح مواہب)۔

☆ ''ہم نے اللہ کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھ لیا جیسے چند رائی کے دانے ملے ہوئے ہوں'' (جناب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ)۔

☆ ''اے بہادرو! اے فرزندو! آؤ اور اس دریا سے کچھ لے لو جس کا کنارہ ہی نہیں قسم ہے اپنے رب کی تحقیق نیک بخت اور بدبخت لوگ مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اور ہمارا گوشہ چشم لوح محفوظ میں رہتا ہے اور میں اللہ کے علموں میں غوطے لگا رہا ہوں'' (غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ زبدۃ الاسرار شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)۔

☆ ''حضرت عزیزاں رحمۃ اللہ علیہ گفتہ اند کہ زمین در نظر ایں طائفہ چوں سفرہ ایست و مامی گوئم کہ چوں ناخنے است۔ ہیچ چیز از نظر ایشاں غائب نیست'' (خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ' مولانا جامی نفحات الانس)۔

☆ ''پھر وہ مردِ حق بارگاہِ حق کی طرف جذب ہو جاتے ہیں پس وہ اللہ کے بندے ہوتے ہیں اور ان پر ہر چیز ظاہر ہو جاتی ہے'' (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فیوض الحرمین)۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''جب میں کسی بندے سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں جس سے وہ چلتا ہے'' (حدیث قدسی، مشکوۃ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)۔

☆ محبوب کریم ﷺ فرماتے ہیں ''مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے'' (مشکوۃ شریف)۔

☆ اخیر میں ایک آیت سورۃ آل عمران کی پیش کرتا ہوں خود ہی غور فرما لیجئے۔ ''اور ان کو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں مردہ نہ گمان کر بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔ اللہ نے اپنی مہربانی سے انہیں جو دیا اس پر وہ خوش ہیں اور جو ابھی انکے پیچھے سے ان تک نہیں پہنچے ان کی طرف سے بھی خوش ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے'' (سورۃ آل عمران)۔

نتیجتاً

اللہ تعالیٰ کا علم غیب کلی، ذاتی، قدیم، ازلی، ابدی، غیر محدود اور محیط کل ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا علم غیب عطائی اضافی۔ جس قدر اس کی مصلحت ہے اس نے دیا اور اس کا اندازہ ہماری دسترس سے باہر ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں درود

اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا علم غیب نسبتی عطائی۔ جس قدر نسبت محبوب کریم ﷺ سے ہوئی اور جس قدر جان رحمت ﷺ نے عطا فرمایا۔ مثنوی شریف میں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سرمہ کن در چشم خاک اولیاء
تا بہ بینی از ابتدا تا انتہا
کاملاں از دور شامت بشوند
تا بہ عقر تار و پودت در روند
بلکہ پیش از زادن تو سالہا
دیدہ باشندت بچندیں حالہا
حال تو دانند یک یک مو بمو
زانکہ پر ہستند از اسرار ہو

انگلیاں میری ہیں اور ان میں قلم ہے تیرا ہاتھ میرا ہے مگر اس پر کرم ہے تیرا

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ 'عارفانہ' عاشقانہ چند تحریریں

معجزات محبوب ﷺ	اسلاف کا جذبہ ایثار	وسیلتنا فی الدارین
عشق کی باتیں	اسلاف کا اخلاق	وبالوالدین احسنا
عشق است امام من	اسلاف کا شوق علم	بخشش کے بہانے
حقیقت انساں	شمس الضحیٰ	عاشقانہ تقریریں
دیوان عشق	صاحب الجود والکرم	عشق خیرالوریٰ ﷺ
راحت جاں ﷺ	اسلام میں دل جوئی کا مقام	پیام محبت
پیکر حسن وجمال	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں	وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے
پیکر جمال وکمال	کیا حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے مانگنا جائز ہے؟	اہل دل
نور الھدیٰ	جب بھی مانگو حضور ﷺ کے وسیلہ سے مانگو	آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
عجب چیز ہے لذت آشنائی	وسیلہ محبوب ﷺ	تجھے اہل ایماں سلام کہتے ہیں

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ
پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد